

خواجہ محمد خاں اسد کے ہاتھ میں رعشہ اور زبان میں ڈکلت تھی۔ ساری عمر کوئی ملازمت نہیں کی اور نہ اس قابل تھے۔ معاشی ذمہ داریاں زمین داری سے پوری ہوتی تھیں۔ آپ نے تمام زندگی کتابیں جمع کرنے اور اہل علم کی خدمت میں گزار دی۔ حضرہ صلح انک میں رہتے ہوئے دس بیڑا کے لگ بھگ نادر و نایاب کتب جمع کیں۔ یہ ذخیرہ تاریخ، سیاست، سفرنامے، تذکرے، سیرت، لغت، تقویٰ، قرآن کی تفاسیر اور سوانح تکادی، مشتمل ہے۔ مشور علیٰ اداروں کی مطبوعات خاص کر دارالعلوم دیوبند، ندوۃ العلماء، لکھنؤ، دارالمصنفوں اعظم گزہ، دارالترجمہ حیدرآباد کن کی مطبوعات قابلِ لحاظ تعداد میں ہیں۔ قدیم و جدید رسائل کا ذخیرہ اس کے علاوہ ہے۔

اس اہم کتاب خانے میں نادر قلمی کتابوں کا ذخیرہ بھی محفوظ ہے۔ اسی ذخیرے میں ایک نادر کتاب "تاریخ ارادت خاں" ہے جو ارادت خاں واضح کی تصنیف ہے اور گیارہوں صدی بھری سے تعلق رکھتی ہے۔ ہمارے علم کی حد تک تاریخ ارادت خاں کا ایک اور نجد اٹھیا افسوس لاتبریری میں بھی محفوظ ہے۔ مولانا غلام رسول مرنے "میرا کتب خانہ" سے ذکورہ کتاب کا نجد حاصل کیا تھا اور پھر اس کی تصعیٰ و تقطیعات اور نقدہ تحریر کر کے شائع کرایا تھا۔ اس کے علاوہ مشاہیر کے مکتوبات جو خواجہ اسد کے نام ہیں۔ ایک بڑی تعداد میں میان محفوظ ہیں۔

خواجہ محمد خاں اسد بالشبہ ہماری علمی و ادبی ثقافت کا اہم حصہ ہیں اور "میرا کتب خانہ" قابل ذکر اور قابل توجیہ یادگار ہے۔ خواجہ مرحوم کے فرزند جناب راشد علی زنی قابل مبارک باد ہیں کہ انہوں نے یہ کتاب شائع کر کے اپنے والدکی زندگی اور کارناموں کو متعارف گرایا ہے۔

آزادی کے بعد اردو ناول
مصنیف: ڈاکٹر ممتاز احمد خاں
ناشر: انجمن ترقی اردو، پاکستان
سنة اشاعت: ۱۹۹۸ء
مُبَرَّر: سید جاوید اقبال

یہ پی. ایچ. ڈی کا مقالہ ہے جو کراچی یونیورسٹی میں ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی زیر نگرانی تحریر کیا گیا۔ اس مقالے پر مصنیف کو ذیر اعظم لٹریری ایوارڈ برائے ۱۹۹۸ء عطا کیا گیا ہے۔